بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے فخرِ رُسل قربِ تو معلوم شد ٭ دیر آمدہ ز راہِ دُور آمدہ

رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴

مصلح موعود نمبر

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

فی پرچہ ۲۰ نئے پیسے

The Daily ALFAZL Rabwah

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

جلد ۱۶/۵۱ | ۲۰ تبلیغ ۱۳۴۱ ہش | ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ | ۲۰ فروری ۱۹۶۲ء | نمبر ۴۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۹ فروری بوقت ۹ بجے صبح

حضور کی طبیعت اس وقت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ حسب معمول حضور کل بھی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

جلسہ مصلح موعود

کل مورخہ ۲۰ فروری صبح ۸ بجے مسجد مبارک میں جلسہ مصلح موعود منعقد ہوگا۔ تمام اہل ربوہ وقت مقررہ پر جلسہ میں شریک ہو کر مستفید ہوں۔

مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا

صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم الشان بشارت

پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ

"... سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ . . . . اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیاً"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

جو پھر کبھی بھی نہ مٹ سکے گا اب ایسا نقش بنائیں گے ہم

(منظوم کلام سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود)

تری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اٹھائیں گے ہم
مگر نہ چھوڑیں گے تجھ کو ہرگز نہ تیرے در پہ سے جائیں گے ہم

تری محبت کے جرم میں ہاں جو پیس بھی ڈالے جائیں گے ہم
تو اس کو جانیں گے عین راحت نہ دل میں کچھ خیال لائیں گے ہم

سنیں گے ہرگز نہ غیر کی ہم نہ اس کے دھوکے میں آئیں گے ہم
بس ایک تیرے حضور میں ہی سرِ اطاعت جھکائیں گے ہم

جو کوئی ٹھوکر بھی مارے گا تو اس کو سہہ لیں گے ہم خوشی سے
کہیں گے اپنی سزا یہی تھی زباں پہ شکوہ نہ لائیں گے ہم

ہمارے حالِ خراب پر گو ہنسی انہیں آج آ رہی ہے
مگر کسی دن تمام دنیا کو ساتھ اپنے رلائیں گے ہم

ہوا ہے سارا زمانہ دشمن ہیں اپنے بیگانے خوں کے پیاسے
جو تُو نے بھی ہم سے بے رخی کی تو پھر تو بس مر ہی جائیں گے ہم

یقیں دلاتے رہے ہیں دنیا کو تیری الفت کا مدتوں سے
جو آج تُو نے نہ کی رفاقت کسی کو کیا منہ دکھائیں گے ہم

پڑے ہیں پیچھے جو فلسفے کے انہیں خبر کیا ہے کہ عشق کیا ہے
مگر یہ ہم رہبرِ طریقت ثمارِ الفت ہی دکھائیں گے ہم

سمجھتے کیا ہو کہ عشق کیا ہے یہ عشق پیارو کٹھن بلا ہے
جو اس کی فرقت میں ہم پہ گزری کبھی وہ قصہ سنائیں گے ہم

ہمیں نہیں عطر کی ضرورت کہ اس کی خوشبو ہے چند روزہ
بوئے محبت سے اس کی اپنے دماغ و دل کو بسائیں گے ہم

ہمیں بھی ہے نسبتِ تلمذ کسی مسیحا نفس سے حاصل
ہوا ہے بے جان گو کہ مسلم مگر اب اس کو جلائیں گے ہم

مٹا کے نقش و نگارِ دیں کو یونہی ہے خوش دشمنِ حقیقت
جو پھر کبھی بھی نہ مٹ سکے گا اب ایسا نقشہ بنائیں گے ہم

خدا نے ہے خضرِ راہ بنایا ہمیں طریقِ محمدی کا
جو بھولے بھٹکے ہوئے ہیں ان کو صنم سے لا کر ملائیں گے ہم

ہماری ان خاکساریوں پر نہ کھائیں دھوکہ ہمارے دشمن
جو دیں کو ترچھی نظر سے دیکھا تو خاک ان کی اڑائیں گے ہم

مٹا کے کفر و ضلال و بدعت کریں گے آثارِ دیں کو تازہ
خدا نے چاہا تو کوئی دن میں ظفر کے پرچم اڑائیں گے ہم

خبر بھی ہے کچھ تجھے او ناداں کہ مردِ چشم بیار ہیں ہم
اگر ہمیں کج نظر سے دیکھا تو تجھ پہ بجلی گرائیں گے ہم

وہ شہر جو کفر کا ہے مرکز ہے جس پہ دینِ مسیح نازاں
خدائے واحد کے نام پر اک اب اس میں مسجد بنائیں گے ہم

پھر اس کے مینار پر سے دنیا کو حق کی جانب بلائیں گے ہم
کلامِ ربِ رحیم و رحماں بہ بانگِ بالا سنائیں گے ہم

روزنامہ الفضل مصلح موعود نمبر

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۳ء

اسلام کا زندہ نشان

جو دوست سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر اعتراض کرتے ہیں جہاں تک ان کے اعتراضات کا تعلق ہے وہ دراصل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کو غلط زاویہ سے دیکھنے کی وجہ سے کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں مصلح موعود کم از کم تین سو سال کے بعد آنا چاہیئے۔ یہ اندازہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہی بعض الفاظ سے لگاتے ہوں گے مگر وہ اس بات کو فراموش کر جاتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ضمن میں جو پیشگوئی فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر جس کی اطلاع سبز اشتہار میں شائع فرمائی ہے وہ ایک "نشان" کے متعلق تھی۔ ایسا نشان جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی فتح کے متعلق اللہ تعالیٰ سے طلب کیا تھا۔

یہ درست ہے کہ بعض پیشگوئیاں دیر کے بعد پوری ہوتی ہیں۔ لیکن بعض پیشگوئیوں کا پیشگوئی کرنے والے کے زمانہ کے قریب ہی پورا ہونا لازمی ہوتا ہے۔ پیشگوئی کے موضوع اور اس کے اندازِ بیان سے اس کی مدت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اب اس پیشگوئی کے مندرجہ ذیل الفاظ پر غور فرمائیں۔

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ذریت و نسل ہوگا۔" (تذکرہ صـ۱۴۲)

اس عبارت کا ایک ایک لفظ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ یہ پیشگوئی لازماً حضور علیہ السلام کے قریب کے زمانہ میں پوری ہونی چاہیئے ورنہ اس نشان کی تمام خوبی ختم ہو جاتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے نہایت تضرعات سے دعائیں کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ آپ کی تضرعات کو قبول فرماتا ہے آپ نے اللہ تعالیٰ سے ہرگز کسی لڑکے کی پیدائش کو بطور نشان کے نہیں مانگا تھا۔ آپ نے تو صرف ایک ایسا عظیم الشان نشان مانگا تھا جس سے اسلام کی برتری ثابت ہو۔ اب یہ بات کتنی مضحکہ خیز معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی تضرعات کو سن کر اور قبول فرما کر آپ کو ایک وجیہہ لڑکے کی پیدائش کو بطور نشان عطا فرمائے اور ہم اس سے سمجھیں کہ ایسا لڑکا آپ کے زمانہ سے تین سو سال بعد پیدا ہوگا۔

سلسلہ احمدیہ کی ترقی تو قیامت تک جاری ہی رہنی ہے۔ اس لئے یقیناً اللہ تعالیٰ اس دوران میں راہ نمائی کے لئے اپنے بندے بھیجتا رہے گا۔ اگر کوئی مصلح موعود تین سو سال کے بعد آتا ہے۔ تو ایسا ہو سکتا ہے ہمیں اس پر اعتراض نہیں بسوال تو یہ ہے کہ کیا کوئی ایسا مصلح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ وجیہہ لڑکا ہو سکتا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی نشان طلبی کی تضرعات کی قبولیت کے طور پر عطا فرمانے کا وعدہ کیا ہے۔ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سنت کے مطابق مصلح تو قیامت تک آتے ہی رہیں گے۔ اگر کوئی مصلح تین سو سال یا تین ہزار سال کے بعد آئے گا تو واقعی اس کی آمد بھی اسلام کی فتح ہی کے لئے ہوگی۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی یقیناً وہ وجیہہ لڑکا نہیں ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی خاص تضرعات کی قبولیت میں آپ کو عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ ایسا لڑکا لازماً قریب کے زمانہ میں ہونا چاہیئے ورنہ ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ نے نعوذ باللہ آپ کا صرف دل بہلا دیا ہے۔

دوسری بات جو اس تعلق میں غور طلب ہے وہ پیشگوئی کے یہ الفاظ ہیں کہ

"تیرے ہی تخم سے تیری ذریت و نسل ہوگا"

جب یہ ایک حقیقت ہے کہ آئندہ اسلام کی ترقی احمدیت سے ہی وابستہ ہے تو آئندہ جو مصلح ہوگا وہ ایک طرح سے آپ کا ہی بیٹا ہوگا۔ کیونکہ آپ ہی اللہ تعالیٰ کے حکم سے سلسلہ احمدیہ کے بانی ہیں۔ جب ہر آنے والا مصلح لازماً آپ کے نام سے وابستہ ہونے کی وجہ سے آپ کا ہی بیٹا ہوگا۔ تو پھر اس پیشگوئی کی کیا وقعت رہ جاتی ہے۔ اگر "تیرے ہی تخم سے تیری ذریت و نسل ہوگا" کے الفاظ کے یہ معنی لئے جائیں کہ خواہ کوئی بھی اس سلسلہ میں مصلح کھڑا ہو وہ آپ ہی کے تخم سے آپ کی ذریت و نسل سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کو ایسے الفاظ خاص طور پر استعمال کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ کیونکہ آئندہ کوئی مصلح آپ کے واسطہ کے بغیر تو آ ہی نہیں سکتا۔

اب سوال ہے کہ ایسی تخصیص کرنے کی کیوں ضرورت ہوئی۔ اس کی ضرورت اس لئے تھی کہ یہاں تخم ذریت و نسل کے الفاظ خاص طور پر استعمال نہ کئے جاتے تو جس نشان کی خبر دی گئی ہے۔ اس کی کوئی وقعت نہ رہتی۔ نیز یہ الفاظ اس لئے بھی ضروری تھے کہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق یہ نشان آپ کے زمانہ قرب میں دکھایا جانا تھا اور ایسا بیٹا حقیقتاً مادی لحاظ سے بھی آپ ہی کے تخم اور آپ کی ذریت و نسل ہونا تھا۔ الغرض یہ الفاظ بھی واضح کرتے ہیں کہ یہ لڑکا مادی لحاظ سے بھی آپ کا لڑکا ہونا چاہیئے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی پیشگوئی میں خاص طور پر ان الفاظ پر زور دینے کی ضرورت نہیں تھی۔

تیسری بات جو اس ضمن میں غور طلب ہے وہ یہ ہے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے بالمقابل کئی لوگوں نے آج مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ جو کم از کم اس بات پر شہادت ہے کہ مصلح موعود کا یہی زمانہ ہے۔ کیونکہ یہ بھی سنت اللہ ہے کہ جب کوئی سچا موعود کھڑا ہوتا ہے تو اس کی کامیابی دیکھ کر کئی جھوٹے مدعی بھی کھڑے ہو جاتے ہیں ان کے جھوٹا ہونے کا واشگاف ثبوت یہی ایک کافی ہے کہ ان کا صرف دعوےٰ ہی دعوےٰ ہوتا ہے۔ ان سے کوئی ایسا کام ظہور میں نہیں آتا۔ جو سچے موعود کے کاموں کے سامنے لایا جا سکے

اس مختصر سی بحث کا حاصل یہ ہے۔

کہ موجودہ زمانہ ہی مصلح موعود کا زمانہ ہے سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہی مصلح موعود ہیں کیونکہ آپ کی ذات ہی سے وہ عظیم الشان نشان پورا ہوتا ہے جو نشان بہ تضرعات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی فتح کے لئے اللہ تعالیٰ سے طلب فرمایا تھا ضروری تھا کہ وہ نشان آپ کے زمانہ کے قریب میں ظاہر ہو اور مصلح موعود نہ صرف آپ کا روحانی بیٹا ہو بلکہ لازماً جسمانی بیٹا بھی ہو۔

گونجی ہے آج پھر وہ بلالی اذان دیکھ

کیا صاحبِ "لولاک لما" کی ہے شان دیکھ
سوئے زمین دیکھ سوئے آسمان دیکھ

ہر دل سے ہو رہا ہے سو، نور کا ظہور
اُتر لے ہے پھر مکان میں وہ لامکان دیکھ

ہوتی ہے جس سے نشو و نمائے نمازِ عشق
گونجی ہے آج پھر وہ بلالی اذان دیکھ

مردہ رگوں میں بجھنے ہی والا تھا جو چراغ
روشن ہیں اس چراغ سے پھر دو جہان دیکھ

پھر شرق و غرب اور شمال و جنوب میں
جاگ اُٹھے خوابِ مرگ سے تسبیح خوان دیکھ

بغض و حسد و شورشِ باطل کو چیر کر
لہرا گئی فضا میں محبت کی تان دیکھ

حیران ہو رہا ہے کیا ربوہ کو دیکھ کر؟
ہر دیس میں بسائینگے ہم قادیان دیکھ

مانگا تھا گڑگڑا کے مسیح الزمان نے جو
اُس کی تضرعات کا زندہ نشان دیکھ

مصلح ہے کون مصلحِ موعودؓ کے سوا
گوہر کو رکھ کے گوہروں کے درمیان دیکھ

ہر طرف کفر و شرک سے ہیں محوِ حرب و ضرب
محمودؓ ہی کے پنج ہزاری جوان دیکھ

تنویرؔ جس خدا نے لگایا ہے باغِ "ذکر"
ہے اپنے باغ کا وہی خود باغبان دیکھ

قبول کر تُو امامِ زماں کے ارشادات

از مکرم سعید احمد صاحب اعجاز

نفس کی آمد و شد کا نہیں ہے نام حیات
حیات کیا ہے؟ کبھی اہلِ دل سے پوچھ یہ بات!

دھڑکتے دِل کی کرامت سے مُشتِ خاک میں جاں
اسی سے صاحبِ ادراک خاک کے ذرّات

سرورِ عشق نے زندہ نہیں کیا تجھ کو
ابھی تُو عالمِ ناسوت میں ہے صیدِ حمات!

مٹا دیئے ہیں زمانے نے نقش شاہوں کے
مگر ہیں روشن و تابندہ عشق کی آیات!

خُدا سے مانگ جنوں ورنہ بے حقیقت ہیں
مثالِ ریگِ رواں، تیری عُمر کے لمحات!

بہت بلند ہے انساں کا مقصدِ ہستی
نہ کر قیاس تُو اِس خاک سے کمالِ حیات

اگر ہے صرف نشاطِ بہار مقصدِ زیست
تو اِس خصوص میں کمتر نہیں یہ ڈال یہ پات

اگر ہے زیست فقط اہتمامِ خورد و نوش
جُدا نہیں ہے تری ذات سے وحوش کی ذات

اگر حیات قبائے حریر کا ہے نام
زیادہ پیلۂ ریشم ہے تجھ سے خوش اوقات

تُو غرق ہے ابھی اِس آب و گِل کی لذّت میں
تری نظر سے نہفتہ ہیں سرمدی لذّات!

جو سوچتا ہے تُو اُس کی نمود ہوتی ہے
زمانہ تیرے خیالات کے لئے مرآت

قبول کر جو میسّر ہے تجھ کو تلخئ حق
مگر نہ دشمنِ حق سے قبول کر تُو نبات

اگر خدا پہ توکّل تجھے میسّر ہے
نہفتہ ہے تری تقدیر میں خدا کا ہات

عطا بلاغِ صداقت کی ہو تجھے توفیق
تری دراز کرے عمر خالقِ آنات!

نثار جس نے کیا راہِ یار میں سب کچھ
خیالِ سُود و زیاں سے ملی ہے اسکو نجات

رہنمائے حق کی اماں جس نے پائی امن میں ہے
وگرنہ عالمِ فرمانی ہے موردِ آفات!

[illegible]

وہ رات ... دن سے قریب ہوتا ہے
سحر سے بڑھ کے منوّر ہے وہ اندھیری رات

وہ رات حُسنِ ازل جب کلام کرتا ہے
ہزار راتوں سے بہتر جہاں میں ہے وہ رات

چراغِ فلسفہ بُجھتا رہا ہزاروں بار
مگر خدا کے درخشاں ہیں آج تک کلمات!

اُٹھے جو اُس کے لئے اُس کا آسرا لے کر
وہ کامیاب رہے بے رعایتِ حالات

سحر تلک نہ رہے کائنات ممکن ہے
مگر محال ہے پُوری نہ ہو خدا کی بات!

صفاتِ ذات تری خاک آشکار کرے
یہی مشاہدۂ حق یہی ہے رؤیتِ ذات

رہی نہ پاس مسلماں کے دانشِ فرقاں
ہر ایک شاطرِ زیرک سے کھا گیا وہ مات

سنبھل یہ دَور بھی اِک دَورِ جاہلیّت ہے
علومِ حاضرہ اِس دَور کے ہیں لات و منات

اگر تلاش ہے اِس زہر کا مِلے تریاق
قبول کر تُو امامِ زماں کے اِرشادات!

پڑا ہے معرکہ باطل سے جان بازی کا
اگر عزیز ہے جاں کم ہیں تیرے امکانات

بزورِ فکرِ سخن آگہی نہیں ممکن
مرے خیال میں آتے ہیں غیب سے یہ نکات!!

ہم نے دیکھا ہے

رشک اُن پر جو پاس بستے ہیں — ہم زیارت کو بھی ترستے ہیں
ہم نے دیکھا ہے تیری بستی میں — بسنے والے مزے میں بستے ہیں

علم و عرفاں کی عام بارش ہے — مہنگے موتی بہت ہی سستے ہیں
یوں دسمبر میں فیض کے بادل — سنتے ہیں ہر برس برستے ہیں

لڑ رہے ہیں تمام ملکوں میں — فوجِ محمود کے جو دستے ہیں
چپ سے بیٹھے ہیں تھک گئے شاید — بند علمائے سُوء کے بستے ہیں

کیوں چلیں ہم بغیر رہبر کے — ڈھونڈنے کو ہزار رستے ہیں
روشنی میں چلیں گے بے کھٹکے — کہ اندھیرے میں سانپ ڈستے ہیں

لاؤ زیورِ حیاتِ عیسیٰ کا — ہم کسوٹی پہ آج کستے ہیں
کھول کر دل خرید لے صوفی — تھوک سودے ہیں اور سستے ہیں

صوفی فقیر محمد نور ربوہ

مُصلحِ موعُود کا مقام

"وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہو گا یخلُق اللہُ مایشاءُ" (الہام)

اسلام کی اشاعت اور ترقی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بلند عزائم

"وقت آگیا ہے کہ ہماری جماعت اپنے نقطۂ نگاہ کو اَور اُونچا کرے" (المصلح الموعود)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے رُوح پرور ارشادات

فرمودہ ۱۹؍ اپریل سنہ ۱۹۴۶ء بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو سنہ ۱۹۴۴ء میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر دی گئی تھی کہ حضور ہی اس عظیم الشان پیشگوئی کے مصداق ہیں جو ۲۰ فروری سنہ ۱۸۸۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہوشیار پور سے شائع فرمائی اور جس میں حضور اقدس کو ایک ایسے نامی اور اخص فرزند کی پیدائش کی خبر دی گئی تھی جس کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کی اکناف عالم میں اشاعت مقدر تھی۔ حضور نے اس انکشافِ عظیم کا اعلان قادیان کے علاوہ ہوشیار پور۔ لدھیانہ۔ دہلی اور لاہور میں ہزاروں کے مجمع میں فرمایا اور اس طرح اپنوں اور بیگانوں نے خدا تعالیٰ کی اس عظیم الشان پیشگوئی کو پورا ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اس اعلان کے دو سال تین ماہ بعد جب ۱۹-۲۰-۲۱ اپریل سنہ ۱۹۴۶ء کو قادیان میں مجلس شوریٰ منعقد ہوئی تو حضور نے جماعت کے دوستوں کے سامنے اپنے دعویٰ مصلح موعود کا ذکر فرماتے ہوئے انہیں توجہ دلائی کہ اس انکشاف کے بعد ان کی ذمہ واریاں بہت بڑھ گئی ہیں اور اب اُن کا فرض ہے کہ وہ اپنے کاموں کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ انہوں نے ترقیات کے میدان میں اپنا قدم کتنا آگے بڑھایا ہے۔ اس ضمن میں حضور نے اپنے بعض عزائم کا بھی ذکر فرمایا جن کا جماعتی ترقی کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ حضور کی یہ تقریر ابھی تک شائع نہیں ہوئی تھی۔ اب اس تقریر کا صرف وہ حصہ جو مصلح موعود کی پیشگوئی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور جس سے اللہ تعالیٰ کے اس الہام کا واضح ثبوت ملتا ہے کہ "وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہو گا یخلق اللہ مایشاء" افادہ احباب کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ تقریر صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

تشہد و تعوذ کے بعد حضور نے فرمایا

سنہ ۱۹۴۴ء کے شروع میں

اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی تھی

کہ اس پیشگوئی کے مطابق جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اسلام کے غلبہ اور اس کے احیاء کے متعلق کی گئی تھی اور جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک نائب مقرر کیا گیا تھا جو شخص لوگوں کی اصلاح کے لئے آنے والا تھا اور جس کا اپنوں اور بیگانوں میں ایک لمبے عرصہ تک انتظار کیا جاتا رہا وہ مَیں ہی ہوں اور مجھے خدا نے بتایا تھا کہ یہ پیشگوئی اپنی تمام تفاصیل کے ساتھ میرے ہی وجود میں پوری کی گئی ہے۔ سات جنوری سنہ ۱۹۴۴ء کو یہ انکشاف مجھ پر ہوا تھا اور اب دو سال تین ماہ کی مدت میرے دعویٰ مصلح موعود کے اعلان پر گذر چکی ہے۔ دو سال اور تین مہینے کی مدت کوئی معمولی مدت نہیں ہوتی۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے

کہ ایک بچہ کی پیدائش اور اس کے دودھ چھڑانے کی مدت تیس مہینے ہے اس لحاظ سے ۲۷ بلکہ ۲۸ مہینے اس وقت تک اس واقعہ پر گذر چکے ہیں۔ ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ گذشتہ ۲۷ مہینوں میں ہم نے دنیا میں کیا روحانی تغیر پیدا کیا ہے اور ہمیں غور کرنا چاہیئے کہ گذشتہ ۲۷ مہینوں میں ہم نے آئندہ تغیرات کے لئے کس قسم کی بنیاد رکھ دی ہے۔ بڑے کاموں کے نتیجے کبھی فوراً نہیں نکلتے بلکہ جتنی بڑی کوئی چیز ہوتی ہے اتنے ہی اس کے حمل کے ایام بھی بڑے ہوتے ہیں اور جتنا درخت بڑا ہوتا ہے اتنا ہی اس کے پھل لانے کے اوقات بھی زیادہ سے زیادہ بعید ہوتے چلے جاتے ہیں پس

جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے

اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم یہ تو امید نہیں کر سکتے کہ ہتھیلی پر سرسوں جمانے میں ہم کامیاب ہو جائیں مگر اس کے کچھ نہ کچھ آثار ضرور ظاہر ہونے چاہئیں تاکہ ہم بھی اور ہر غیر متعصب شخص بھی یہ سمجھ سکے کہ اب یہ لوگ کچھ کر کے رہیں گے

ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ کیا ہمارے کاموں میں اِس قسم کی سنجیدگی اور خلوص اور حوصلہ مندی اور دلیری پیدا ہوگئی ہے کہ ہمارے دل بھی اِس بات پر مطمئن ہوں کہ ہم خدا کے سامنے سرخرو ہو جائیں گے اور دوسرے لوگ بھی یہ اقرار کرنے پر مجبور ہو جائیں کہ اب یہ جماعت کسی قریب منزل پر نہیں ٹھہرے گی بلکہ اس کی منزل بہت دُور ہے اور اِس کا قدم بہت تیز ہے۔

اِس میں کوئی شبہ نہیں

کہ اِن دو سالوں میں ہمارے کاموں میں پہلے کی نسبت بہت کچھ تیزی پیدا ہو گئی ہے۔ اِن دو سالوں میں ہی ہم نے کالج قائم کیا اور اِن دو سالوں میں ہی ہم نے جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ میں ترقی کے آثار پیدا کئے۔ انہی دو سالوں کے اندر ہمارے تبلیغی مشن بیرونجات میں پھیلے اور دیہات کی تبلیغ کا انتظام بھی انہی دو سالوں میں ہوا۔ غرض بہت سے ایسے کام ہم نے جاری کئے ہیں جو آئندہ زمانہ میں اعلیٰ سے اعلیٰ نتائج پیدا کرنے ممکن ثابت کر رہے ہیں لیکن پھر بھی سوال یہ ہے کہ ہم نے

ساری دنیا میں اسلام کو پھیلانا ہے

ہم لوگ کسی سوسائٹی کے ممبر نہیں بلکہ ایک مذہب کے پیرو ہیں۔ اِس زمانہ میں جبکہ دہریت اور اباحت بہت پھیل چکی ہے عام طور پر مذاہب کے پابند بھی اپنے آپ کو ایک سوسائٹی کا ممبر سمجھتے ہیں وہ بھول جاتے ہیں اِس بات کو کہ وہ کسی سوسائٹی کے ممبر نہیں بلکہ ایک مذہب کے پیرو ہیں۔ سوسائٹی کا ایک محدود مقصد ہوتا ہے اور وہ اپنے لئے کام تجویز کرتے وقت یہ فیصلہ کرتی ہے کہ اُس نے صرف فلاں کام کرنا ہے لیکن مذہب کا مقصد محدود نہیں ہوتا۔

مذہب نام ہے تعلق باللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ کا

اور نہ تعلق باللہ کی کوئی حد بندی ہو سکتی ہے اور نہ شفقت علیٰ خلق اللہ کی کوئی حد بندی ہو سکتی ہے۔ دنیا کے جتنے پیشے جتنے حرفے اور جتنے کام ہیں اور جتنی ذمہ واریاں اس دنیا میں پائی جاتی ہیں وہ سب کی سب شفقت علیٰ خلق اللہ کا ہی حصہ ہوتی ہیں۔ اِس میں تعلیم بھی شامل ہے۔ اس میں تربیت بھی شامل ہے اِس میں تجارت بھی شامل ہے۔ اِس میں صنعت و حرفت بھی شامل ہے۔ اِس میں علوم و فنون بھی شامل ہیں۔ اِس میں اقتصادیات بھی شامل ہیں .... اِس میں قضاء بھی شامل ہے۔ غرض یہ سارے امور اور اِن کی وہ سینکڑوں شاخیں جو چلتی چلی جاتی ہیں سب کی سب شفقت علیٰ خلق اللہ میں شامل ہیں اور سوائے اُس کام کے جس کے نتیجہ میں دنیا پر ظلم ہوتا ہو اور کوئی کام نہیں جو شفقت علیٰ خلق اللہ میں شامل نہ ہو۔ اس لئے مذہب کی حد بندی سے کوئی اچھی بات باہر نہیں ہوتی۔ پس یہ امر ہم میں سے ہر فرد کو

اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے

کہ احمدیت کوئی تعلیمی انجمن نہیں۔ سیاسی انجمن نہیں۔ اقتصادی انجمن نہیں کہ کچھ حصہ کام کرنے کے بعد ہم دنیا سے کہہ سکیں کہ ہماری ذمہ داری ختم ہو چکی ہے۔ ہم ایک مذہب کے پیرو ہیں اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس لئے پیدا کیا ہے کہ ہم اپنی بھی اصلاح کریں اور دنیا کی بھی اصلاح کریں۔ اور اِس کی کوئی حد بندی نہیں جس طرح خدا تعالیٰ کی صفات کی کوئی حد بندی نہیں۔ ہاں ہر کام وقت سے تعلق رکھتا ہے یہ کہنا کہ ہر چیز آج ہی ہو جائے بالکل غلط ہے مگر یہ کہنا کہ ہر چیز کسی آئندہ زمانہ میں ہی ہو سکتی ہے اِس زمانہ میں کچھ نہیں ہو سکتا یہ بھی غلط ہے ہمیں کچھ نہ کچھ ایسے آثار دکھانے پڑیں گے جن سے دنیا کا ہر عقلمند انسان یہ قیاس کرنے پر مجبور ہو کہ اب اِس جماعت کا مقابلہ کرنا کوئی آسان بات نہیں میرے نزدیک

اب وقت آگیا ہے

کہ ہماری جماعت اپنے نقطۂ نگاہ کو اور اُونچا کرے اور یہی وجہ ہے کہ مَیں نے اپنی جماعت کے کاموں کو وسعت دینے کی کوشش کی ہے جہاں تک تعلیم کا سوال ہے جیسا کہ مَیں ابھی اشارہ کر چکا ہوں۔ ہم مدارس کی حد سے نکل کر اب خدا تعالیٰ کے فضل سے کالج قائم کر چکے ہیں اور گو ہمارا کام یہ ہے کہ ہم دنیا بھر میں تعلیم جاری کریں مگر ابھی ہمارے محدود ذرائع ہمیں اِس کی اجازت نہیں دے سکتے۔ سر دست ہم نے قادیان میں اپنا کالج قائم کر دیا ہے۔ اِس سال ہمارے کالج کے لڑکے ایف اے اور ایف۔ ایس سی کا امتحان دیں گے اِس کے بعد جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے بی اے اور بی۔ ایس سی کی کلاسز انشاء اللہ کھولی جائیں گی اور جب یہ دو سال گذر جائیں گے تو پھر ایم۔ اے اور ایم۔ ایس سی کی کلاسز ہم کھول دیں گے تاکہ یہ کالج مکمل ہو جائے۔

اِس کے ساتھ ہی

میرا یہ بھی منشاء ہے

کہ ایف ایس سی میڈیکل کی کلاسز بھی ہم کھول دیں۔ جب یہ ساری کلاسز کھل جائیں گی تو ہمارا کالج انشاء اللہ اپنی تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ بی۔ اے اور بی۔ ایس سی کے لئے نئی عمارت شروع کر دی گئی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ ستمبر اکتوبر تک جب ان کلاسز کے کھلنے کا وقت آئے گا ہمارے پاس عمارت تیار ہو گی اور سامان بھی ہم حاصل کر چکے ہوں گے۔ اِس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہمارے راستہ میں کئی قسم کی دقتیں اور مشکلات حائل ہیں لیکن دقتیں اور مشکلات کس کام میں نہیں ہوتیں۔ ہر قسم کی مشکلات کے ہوتے ہوئے اُن کو سر کرنا اور دقتوں کے ہوتے ہوئے اُن کو زیر کر کے کام کر جانا یہی بہادروں اور دلیروں کا نشان ہوتا ہے۔

اِس کے بعد تعلیمی سلسلہ میں

میرا پروگرام یہ ہے

کہ جب اللہ تعالیٰ ہمیں اس کالج کو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرماوے تو اس کے بعد دو اور کالج قائم کئے جائیں جن کا قائم کرنا ہمارے لئے نہایت ضروری ہے ایک تو انجینئرنگ کالج انشاء اللہ قائم کیا جائے گا اور ایک کامرس کالج قائم کیا جائے گا صنعت و حرفت کا تعلق انجینئرنگ سے ہے اور تجارت کا تعلق کامرس سے ہے اور مسلمان اِن دونوں علوم میں بہت پیچھے ہیں۔ ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ نے ایک منظم جماعت بنایا ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی جماعت کے لئے بھی اور دوسرے مسلمانوں کے لئے بھی زیادہ سے زیادہ سہولت کے راستے کھولیں۔

اِسی طرح

میرے ارادوں میں سے ایک یہ بھی ہے

کہ اگر خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو ایک میڈیکل سکول یا میڈیکل کالج بھی کھولا جائے تا ہمارے مبلغین کے کام میں سہولت پیدا ہو۔ بہت سے علاقے ایسے ہیں جہاں خالی مبلغ کام نہیں کر سکتا بلکہ اُس کا ڈاکٹر ہونا بھی ضروری ہوتا ہے۔ خود ہندوستان میں ایسے کئی علاقے ہیں کہ اگر ہم وہاں ڈاکٹر بھیجیں تو بہت سے لوگ ہماری تبلیغ سننے لگ جائیں۔ خصوصاً جنوبی اور مشرقی ہند میں کثرت سے ایسے علاقے پائے جاتے ہیں اور اُن میں اس قدر غربت ہے کہ خدا تعالیٰ کے لاکھوں لاکھ بندے جانوروں کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اگر ڈاکٹروں کے ذریعہ انہیں سچائی کی طرف توجہ دلائی جائے تو یقیناً حق و صداقت کی طرف وہ جلدی آسکتے ہیں۔

دینی تعلیم کے لحاظ سے

مدرسۂ احمدیہ پہلے سے قائم ہے۔ اِسی طرح جامعہ احمدیہ بھی دیر سے قائم ہے۔ مگر اب ہم مدرسۂ احمدیہ اور جامعہ کو بھی بڑھا رہے ہیں۔ پہلے اس مدرسہ میں بہت ہی کم طلباء آیا کرتے تھے مگر اب ہم نے طلباء کو بڑھانے کا خاص طور پر انتظام کیا ہے اور غرباء کے لئے وظائف بھی مقرر کئے ہیں تاکہ جو لوگ اپنے بچوں کو اخراجات کی کمی کی وجہ سے تعلیم نہیں دلا سکتے وہ اِن وظائف کے ذریعہ اپنے بچوں کو پڑھا سکیں۔ اِس مد میں ہماری جماعت کے کچھ باہر کے دوست بھی حصہ لے رہے ہیں اور خود میں نے بھی ذاتی طور پر وعدہ کیا ہوا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق عطا فرمائی تو میں پچاس طالب علموں کو اپنے خرچ پر تعلیم دلاؤں گا۔

میرا ارادہ ہے

کہ میں ایک سال پانچ طالب علموں کو وظیفہ دوں۔ دوسرے سال پھر اور پانچ طالب علموں کو وظیفہ دوں اور اِس طرح قدم بقدم پچاس طالب علموں کو اپنے خرچ پر سلسلہ کی آئندہ تبلیغ کے لئے تیار کر دوں اور چونکہ کورس آٹھ سال کا ہے اِس لئے اٹھارہ سال میں یہ طالب علم تیار ہو سکیں گے۔ اِن ۱۸ سال میں اُن کے وظائف پر چھیانوے ہزار روپیہ خرچ آئے گا۔ میں اِس چھیانوے ہزار روپیہ میں سے پانچ ہزار روپیہ سالانہ کے حساب سے انشاء اللہ ادا کرتا رہوں گا یا اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی تو چھ ہزار سالانہ ادا کر دیا کروں گا تاکہ اٹھارہ سال کے بعد پچاس عالم مبلّغ میرے خرچ پر پیدا ہو جائیں اور اسلام اور احمدیت کے لئے مفید خدمت سرانجام دے سکیں ✦

حضرت المصلح الموعود ایدہ الودود کا مقام

(رقم فرمودہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مثل مشہور ہے ع ہونہار بِروا کے چکنے چکنے پات۔ میری فراست تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بچپن ہی میں اس امر کو پہچانے ہوئے تھی کہ یہ وجود باوجود نہایت عظیم الشان مراتب حاصل کرنے والا اور روحانیت کے اعلیٰ مقاموں پر پہنچنے والا ہے۔ حضرت استاذی المکرم خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کے زمانہ میں جب کہ عاجز اخبار "بدر" کا ایڈیٹر تھا، ایک دن دفتر اخبار بدر میں بیٹھے ہوئے چند دوست باتیں کر رہے تھے۔ حضرت عرفانی کبیر شیخ یعقوب علی صاحب نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں جو لطف تھا وہ نہ رہا تو بے اختیار میرے منہ سے نکلا کہ جب میاں صاحب خلیفہ ہوں گے تو پھر وہی لطف حاصل ہونے لگے گا۔ حضرت عرفانی صاحب کا اشارہ اُس سلسلہ الہامات و وحی الٰہی کی طرف تھا۔ جو حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہم سنتے رہتے۔ میرے اس خیال کی تائید بعض اہلِ کشف اصحاب صاف قلب والوں کے رویا اور عقائد سے بھی ہوتی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے متعلق سلسلہ کے نیک اور پاک لوگ شروع سے ہی حسنِ ظن رکھتے چلے آئے ہیں۔ میرے خیال میں سب سے پہلے حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب مصنف و موجد قاعدہ یسرنا القرآن نے اس مضمون پر ایک رسالہ شائع کیا تھا کہ مصلح موعود حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ ہی ہیں۔ آپ کا موعود ہونا حضرت نعمت اللہ ولی نے بھی اپنے اشعار میں لکھا ہے بلکہ یہود کی کتب مقدسہ میں جہاں مسیح کی آمد ثانی کا ذکر ہے وہاں یہ بھی وضاحت کی گئی ہے کہ آمد ثانی کا مسیح شادی کرے گا۔ اور اُس کا بیٹا اُس کا جانشین ہو گا۔ اگر یہ بیٹا مصلح موعود ہونے کے اعلیٰ مقام و مرتبہ پر پہنچنے والا نہ ہوتا۔ تو ہزارہا سال پہلے کی پیشگوئیوں میں اس کے لئے اتنی اہمیت نہ دیتی۔ اب تو حضرت ممدوح نے اپنے مصلح موعود ہونے کے متعلق اللہ تعالیٰ کی وحی والہام کا بھی اظہار کر دیا ہے لیکن اگر یہ اظہار نہ ہوتا۔ تب بھی شاندار اصلاحوں کے کام جو آپ نے احمدیوں کے نظام میں۔ اسلام کی اشاعت میں۔ اہلِ اسلام اور اہلِ ہند کی سیاسی بہبود میں اور دیگر امور میں کئے ہیں اور جن کی اہمیت اور عظمت کو مخالف اور موافق سب تسلیم کر چکے ہیں۔ وہ اصلاحی کام خود پکار رہے ہیں کہ یہ مصلح موعود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے کشف والہام و مکالمہ سے مشرف کیا ہے اور یہ امر جماعت کے واسطے ایک نعمت عظمیٰ ہے جس کے لئے ہم اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانہ میں سر بسجود ہیں ✦ (الفضل ۲۰ فروری ۱۹۴۵ء)

یومِ مصلح موعود کے متعلق اعلان

۲۰ فروری کو "یوم مصلح موعود" کے جلسے ہوتے رہے ہیں۔ امسال ۲۰ فروری کو منگل کا دن ہو گا یہ دن رمضان المبارک کے دن ہیں اور بعض جماعتوں میں ظہر سے عصر تک اور بعض مقامات پر عصر سے مغرب تک درس ہوتا ہے اور عشاء کے بعد تراویح ہوتی ہیں اور رخصت کا دن نہ ہونے کی وجہ سے ظہر سے پہلے ملازم پیشہ دوست جلسہ میں شامل نہیں ہو سکتے گزشتہ سال بعض جماعتوں نے ان عذرات کی وجہ سے درخواست کی تھی کہ یہ دن کسی اتوار کو منانے کی اجازت دی جائے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے استصواب کرنے پر تبدیلی منظور فرمالی تھی۔ لہذا امسال بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ گزشتہ سال کی طرح جن جماعتوں میں ۲۰ فروری کو جلسہ مصلح موعود نہیں ہو سکتا وہ ۲۵ فروری بروز اتوار جلسہ کر لیں۔

باقی جماعتیں ۲۰ فروری کو حسب سابق اپنے اپنے ہاں جلسے کریں۔ جلسے اس دن کے شایانِ شان ہوں اور رپورٹیں بھجوائی جائیں ✦

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

مصلح موعود کی علامات اور ان کا شاندار ظہور

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مصلح موعود ہونے کا ناقابل انکار ثبوت

از محترم مولانا ابوالعطاء صاحب

معجزانہ نشان

آج سے ۷۶ برس پیشتر یعنی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی ہے کہ وہ مجھے ایک ایسا فرزند عطا کرے گا جو دین اسلام کی خاص اشاعت کرنے والا ہوگا جو آسمانی برکات سے معمور ہوگا اور خدا کی رحمت اور اس کے فضل کا نشان ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بچے کی غیر معمولی صفات اور اس کے شاندار کارناموں کی بنا پر اسے تمام اہل مذاہب کے لئے ایک عظیم الشان نشان قرار دیا۔ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"اے منکرو اور حق کے مخالفو!
اگر تم میرے بندے کی نسبت
شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل
و احسان سے کچھ انکار ہے جو
ہم نے اپنے بندے پر کیا تو اس
نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی
نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو
اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم پیش نہ
کر سکو گے تو تم اس آگ سے
ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں
اور حد سے بڑھنے والوں کے
لئے تیار ہے۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اس چیلنج پر کسی مذہب کے نمائندہ کو جرأت نہ ہوئی کہ وہ ایسا نشان پیش کرتا اور اس روحانی مقابلہ کے میدان میں اترتا۔ آریوں میں سے پنڈت لیکھرام نے کچھ تحریری طنز و تشنیع کی۔ مگر ان کی ناکام موت اور ان کا لاولد رہ کر اس جہان سے کوچ کر جانا خود اسلام کی صداقت کی دلیل ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی واضح پیشگوئی کے مطابق وقت مقررہ میں عین اسی طرح قتل ہو جانا جیسا کہ پیشگوئی میں مذکور تھا ایک اور کھلا نشان ہے۔ جو خود مصلح موعود کی صداقت پر بھی ایک گواہ ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے منکروں اور مخالفوں کو چیلنج دیا تھا۔ اس پر پنڈت لیکھرام نے گستاخی کر کے مجسم نشان بنکر اور باقی تمام نمائندگانِ مذاہب نے اپنے عجز اور اپنی خاموشی سے ثابت کر دیا۔ کہ فی الواقعہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور یہ اسی کی قدرت اور رحمت کا نشان ہے جس کے مقابل پر نشان پیش کرنے سے انسان لاچار اور عاجز ہیں۔

نو سالہ میعاد

اس موعود فرزند کی ولادت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نو سال کی مدت مقرر کی گئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ
الٰہی ۹ سال کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا
خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہرحال اس
عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

دوسری جگہ اس مدت موعودہ کی توثیق کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں:۔

"اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء میں صاف صاف
تولد فرزند موصوف کے لئے نو برس
کی میعاد لکھی گئی ہے"۔

(اشتہار محک اخیار و اشرار)

پھر بڑی تحدی کے ساتھ حضور تحریر فرماتے ہیں:

"دوسرا لڑکا (یعنی مصلح موعود ناقل)
جس کی نسبت الہام نے بیان کیا۔ کہ
دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام
محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم
دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر
خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق اپنی
میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین
و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے
وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔" (سبز اشتہار)

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ پسر موعود اور نشانِ رحمت فرزند کی ولادت کے لئے نو سال کی میعاد قطعی اور یقینی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس عرصہ کے اندر اندر موعود فرزند کے تولد کو لازمی اور قطعی قرار دیا ہے۔

مصلح موعود کے امتیازی نام

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصلح موعود کے نام کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"مصلح موعود کا نام الہامی عبارت
میں فضل رکھا گیا اور دوسرا نام
اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا
بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام
میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا
گیا ہے"۔

(حاشیہ اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

اسی سلسلہ میں حضور نے اللہ تعالیٰ کے انزال رحمت کے طریق بتاتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال
مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء
ہے تا ان کی اقتداء و ہدایت سے
لوگ راہ راست پر آجائیں"۔

اور اس کے ساتھ ہی فرمایا:۔

"دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم
نے بیان کی ہے اس کی تکمیل کے لئے
خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا جیسا
کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی
۱۸۸۶ء کے اشتہار میں اس کے
بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ اور
خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا
کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا
جس کا نام محمود بھی ہے وہ
اپنے کاموں میں اولو العزم ہوگا
یخلق اللہ ما یشاء"

(سبز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

ان عبارتوں سے واضح ہے کہ مصلح موعود کے متعدد نام ہیں وہ بشیر ثانی بھی ہے اور اس کا نام محمود بھی ہے اور وہ فضل عمر بھی ہے۔ نیز یہ کہ اس کے ذریعہ سے رحمتِ الٰہی کا دوسرا طریق جس میں خلافت کا قیام بھی شامل ہے ظاہر ہوگا۔ فضل عمر کے لفظ میں یہ بھی اشارہ کر دیا گیا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خلیفۂ ثانی ہوگا۔ خلافت اور جانشینی کے مصلح موعود کی نشانی ہونے کا ذکر حضور نے دوسری جگہ مسیح موعود کی علامتوں کے سلسلہ میں بیان فرمایا ہے۔

"یہ اس بات کی طرف اشارہ
ہے کہ خدا اس کی نسل سے
ایک ایسے شخص کو پیدا
کرے گا جو اس کا جانشین
ہوگا اور دین اسلام کی حمایت
کرے گا۔ جیسا کہ میری بعض
پیشگوئیوں میں یہ خبر آچکی
ہے"۔

(حقیقۃ الوحی ص ۳۱۲)

مصلح موعود اولوالعزم ہوگا

سبز اشتہار کی مندرجہ بالا عبارت میں مصلح موعود کی ایک علامت یہ قرار دی گئی ہے کہ وہ اولوالعزم ہوگا دوسری جگہ الہام کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"ایک اولوالعزم پیدا ہوگا
وہ حسن اور احسان میں تیرا
نظیر ہوگا۔ وہ تیری ہی نسل
سے ہوگا۔ فرزند دلبند گرامی
ارجمند مظہر الحق و العلاء
کأن اللہ نزل من السماء۔"

(ازالہ اوہام ص ۲۳۵)

ان تحریروں سے عیاں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق مصلح موعود کے ناموں میں بشیر ثانی اور محمود بھی شامل ہیں اور اس کے کاموں کے لحاظ سے اس کا اولوالعزم ہونا ضروری ہے۔

مصلح موعود کی ولادت

ان پیشگوئیوں کے بعد جب ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ولادت باسعادت ہوئی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلان فرمایا کہ:۔

"آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء
میں مطابق ۹ جمادی الاول
۱۳۰۶ ہجری روز شنبہ
اس عاجز کے گھر میں
بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا
پیدا ہو گیا ہے جس کا نام
بالفعل تفاؤل کے طور پر بشیر
اور محمود بھی رکھا گیا ہے۔ اور
کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع

دی جائیگی مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا **مصلح موعود** اور **عمر پانیوالا ہے** یا وہ کوئی اور ہے لیکن میں جانتا ہوں اور **محکم یقین** سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے **وعدہ** کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا اور اگر **مدت مقررہ** سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدائے عزوجل اس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرے۔"
(اشتہار ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء)

مصلح موعود اور تفاؤل

اس بیان سے قطعی طور پر معین ہوجاتا ہے کہ مصلح موعود کی ولادت کیلئے **مدت مقررہ** یقینی ہے یعنی ۹ سال کے اندر اندر اس کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ نیز یہ بھی **قطعی طور پر** معین ہوجاتا ہے کہ مصلح موعود وہ ہے جو **عمر پانے والا ہے**۔

ان دونوں قطعی باتوں کے ساتھ یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہونے والے فرزند کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود سمجھا ہے اسی لئے اسی روز بطور تفاؤل اس کو وہ نام دئے گئے جو مصلح موعود کے لئے مقرر تھے یعنی **بشیر** اور **محمود** ظاہر ہے کہ یہ نام ۱۲ جنوری ۸۹ء کو بطور تفاؤل ہی دئے جا سکتے تھے۔ کیونکہ مصلح موعود کے لئے **"عمر پانے والا"** ہونا لازمی ہے۔ تب ہی وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جانشین اور وہ بھی خلیفۂ دوم ہو سکتا تھا۔ اور یہ بات ابھی پردۂ غیب میں تھی۔ اسے سوا خدا تعالیٰ کے کوئی نہ جانتا تھا۔ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی میں مصلح موعود کی یہ علامت کہ وہ ۹ سال کی مدت مقررہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں پیدا ہوگا۔ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو تولد ہونے والے فرزند ارجمند پر **سو فیصدی** پوری ہوگئی۔ دوسری علامت کہ اس کا نام بشیر اور محمود ہوگا۔ اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود پورا فرما دیا جب کہ آپ نے ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہونے والے فرزند کے یہ دونوں نام رکھ دئے۔ اب مذکورہ بالا الہامات اور تحریرات میں مندرجہ دو باتیں باقی ہیں جن کا تعلق **مستقبل** سے ہے اور وہ یہ ہیں کہ

(۱) موعود فرزند عمر پانے والا ہوگا

(۲) موعود فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جانشین اور خلیفہ دوم ہوگا۔

مصلح موعود عمر پانے والا ہے

جہاں تک مصلح موعود کے عمر پانے کا تعلق ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل عبارتیں توجہ سے پڑھی جانی چاہئیں حضور تحریر فرماتے ہیں:-

الف۔ "پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ **اب** پیدا ہوگا اور اس کا نام **محمود** رکھا جائے گا اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب **نویں سال میں ہے**۔"
(سراج منیر صـ ۳۱)

ب۔ "تب خدا تعالےٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے "دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالےٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔" یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی۔ جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہٖ **زندہ** موجود ہے اور **سترھویں سال میں ہے**"
(حقیقۃ الوحی صـ ۲۶۰)

ایک ایمان افروز حقیقت

ان اقتباسات سے خدا ترس انسان دیکھ سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کس طرح اپنے لخت جگر حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کی عمر کے متعلق خیال رکھتے تھے اور اسے پیشگوئی کی صداقت کے طور پر بیان فرماتے تھے کیونکہ مصلح موعود کے لئے عمر پانے والا ہونا لازمی تھا۔ سراج منیر کا فقرہ "اور اب نویں سال میں ہے" اور **حقیقۃ الوحی** کا فقرہ "اور اب تک بفضلہٖ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے۔ قارئین کے لئے قابل توجہ ہیں۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام آخری وقت تک یہ پُرکیف واقع اپنے سامنے دیکھ رہے تھے۔ کہ آپ کا موعود فرزند الٰہی وعدوں کے مطابق کس طرح جلد جلد بڑھ رہا ہے خدا کے سایہ میں پروان چڑھ رہا ہے۔ اور لمبی عمر پا رہا ہے۔ یہی وہ آخری علامت تھی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں مصلح موعود کی پوری ہو سکتی تھی کیونکہ دوسری بات یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفۂ دوم ہونا یہ تو آپ کی زندگی کے بعد کی بات تھی۔

پس ثابت ہوا کہ وہ جو اشتہار ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے لختِ جگر محمود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نام بشیر و محمود بطور تفاؤل رکھا تھا وہ ۱۹۰۸ء تک ہر دن اور ہر رات حقیقت اور مبارک صداقت بنتا رہا اور آخر اسی یقین اور ایمان کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا کہ خدا تعالیٰ نے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کو جس مصلح موعود کی پیشگوئی مجھ پر ظاہر فرمائی تھی اور میں نے نو سالہ میعاد مقرر میں پیدا ہونے والے جس فرزند کو مصلح موعود قرار دیکر اس کا نام پیشگوئی کے مطابق **بشیر** اور **محمود** رکھا تھا وہ واقعی اس پیشگوئی کا حقیقی مصداق تھا کیونکہ یہی فرزند عمر پانے والا ہے اور یہی بشیر اور محمود ہے۔ اور یہی جلد جلد بڑھ رہا ہے۔ اور دین کی خدمت کے لئے والہانہ طور پر اپنے اوقات خرچ کر رہا ہے۔

اس واضح صورت حال کے باوجود کونسا سچا احمدی ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے مصلح موعود ہونے کا انکار کر سکے؟ کیا ایسا کرنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعتقادات اور آپ کی تصریحات کے خلاف نہیں؟

فضل عمر کا ظہور

پھر اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے یوں کام کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ جماعت احمدیہ کے پہلے خلیفہ مقرر ہوئے اور آپ بھی بار بار تصریح فرماتے رہے کہ حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ مصلح موعود اور عمر پانے والا فرزند ہے۔ ۱۹۱۴ء میں آپ کی وفات پر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دوسرا جانشین بنایا اور آپ خلیفہ ثانی ہو گئے۔ اس طرح سے مصلح موعود کے الہامی نام "فضل عمر" میں جو پیشگوئی تھی وہ بھی پوری ہو گئی اور جماعت میں عمومی عقیدہ پیدا ہو گیا کہ آپ ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق ہیں۔

غیر مبایعین اور مصلح موعود

یوں تو پیشگوئی کا پورا ہونا خود ایک زندہ صداقت تھی۔ مگر غیر مبایعین کے انکار کی وجہ سے اس پر زیادہ زور دیا جانے لگا۔ چنانچہ ۱۹۳۰ء میں راولپنڈی میں اس موضوع پر غیر مبایعین سے ایک تحریری مناظرہ بھی ہوا لیکن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس سارے عرصہ میں تحدی سے اور بالتعیین دعویٰ نہیں فرماتے تھے۔ مگر جب ۱۹۴۴ء میں اللہ تعالےٰ نے رؤیا اور الہام کے ذریعہ آپ کو بتلایا کہ آپ ہی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہیں تو آپ نے حلفیہ اعلانات کے ساتھ شہر بشہر اعلان فرمایا اور ساری دنیا میں اس کی تشہیر فرمائی۔ اب جماعت پر ایک نیا روحانی موسم آگیا۔ سلسلہ کی عظمت و ترقی روز افزوں ہوگئی۔ ان اعلانات سے معاندین بالخصوص غیر مبایعین سخت برہم ہوئے مگر اللہ تعالےٰ کی تائیدات نے ان کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا اور وہ ایسے ہتھیاروں پر اتر آئے جو عام شرفا بھی استعمال نہیں کرتے خیر یہ تو محض ایک ضمنی بات ذکر ہو گئی ہے۔

حضرت مصلح موعود کے شاندار کارنامے

اصل بات تو قابل غور یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے بندے حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کو جہاں "عمر پانے والا" بنایا اور آپ دشمنوں کی سازشوں اور حاسدوں کی بری امیدوں کے خلاف بیماریوں، جارحانہ اور قاتلانہ حملوں کے باوجود لمبی عمر پاتے گئے وہاں دنیا کے کناروں تک آپ کو شہرت حاصل ہوئی۔ آپ نے مغربی ممالک میں دور دور تک خود جاکر اور دنیا بھر میں اپنے شاگردوں اور فدائیوں کے ذریعہ دینِ اسلام کی حقیقت کو واضح فرمایا اور کلام اللہ کے مرتبہ کو نمایاں کرنے کے لئے مزید برآں یہ کیا کہ اسکے تراجم مختلف زبانوں میں کرائے اور ان کی اشاعت کا اہتمام فرمایا۔ کفرستانوں میں مساجد تعمیر کرائیں جہاں سے ہر وقت اللہ تعالےٰ کی کبریائی کا نعرہ بلند ہوتا ہے بیش بہا تصانیف اور تقاریر جو معارف قرآنی اور حقائق اسلام پر مشتمل ہیں۔ اس کے علاوہ ہیں۔ ایک مختصر خاکہ ان آسمانی فتوحات اور ایسی تائیدات کا جو اللہ تعالےٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے مصلح موعود کے اعلان کے بعد جماعت احمدیہ کو عطا کی ہیں اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ کو توفیق بخشی ہے۔ حسب ذیل ہے:-

تصنیفات

(۱) مصلح موعود ہونے کے اعلان کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ذیل کی پُر معارف اور **شاندار تصانیف** تالیف

فرماتی ہیں:۔

(۱) سیرِ روحانی ۳ مجلدات میں
(۲) دیباچہ تفسیر القرآن (انگریزی) (ستمبر ۱۹۴۸ء)
(۳) تفسیر کبیر جلد اوّل (۱۹۴۸ء)
(۴) " " آخری پارہ کی پہلی جلد (۱۹۴۵ء)
(۵) " " " دوسری جلد (۱۹۴۶ء)
(۶) " " " تیسری جلد (۱۹۵۰ء)
(۷) " " " چوتھی جلد (اکتوبر ۱۹۵۶ء)
(۸) " " سورہ مریم تا سورہ انبیاء (۱۹۵۸ء)
(۹) " " " حج۔ مومنون اور نور (۱۹۵۷ء)
(۱۰) " " " فرقان و سورۃ شعراء (نومبر ۱۹۵۹ء)
(۱۱) " " " قصص، نمل و عنکبوت (نومبر ۱۹۶۰ء)
(۱۲) اسلام اور ملکیت زمین
(۱۳) تعلق باللہ
(۱۴) وحی و نبوت کے متعلق اسلامی نظریہ
(۱۵) لیکچر سیالکوٹ بنام پیغام احمدیت
(۱۶) کمیونزم اینڈ ڈیماکریسی کے متعلق چار ٹریکٹ
(۱۷) اسلام کا آئین اساسی
(۱۸) نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر
(۱۹) خلافت حقہ اسلامیہ
(۲۰) تفسیر صغیر جو تمام قرآن کے بامحاورہ اردو ترجمہ اور تفسیری نوٹوں پر مشتمل ہے
(۲۱) خلافت راشدہ
(۲۲) اسوۂ حسنہ
(۲۳) الموعود

نئے تبلیغی مشن

(ب) ۱۹۴۴ء کے بعد بیرونی ممالک میں اشاعتِ اسلام کے لئے بائیس ۲۲ نئے ممالک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیرِ قیادت مندرجہ ذیل نئے تبلیغی مشن قائم ہوئے۔

(۱) سپین ۱۹۴۶ء (۲) ہالینڈ ۱۹۴۷ء
(۳) سوئٹزرلینڈ ۱۹۴۶ء (۴) لبنان ۱۹۴۶ء
(۵) مسقط ۱۹۴۶ء (۶) سوڈان ۱۹۴۸ء
(۷) حبشہ ۱۹۴۶ء (۸) جرمنی ۱۹۴۹ء (۹) ٹرینیڈاڈ ۱۹۵۰ء (۱۰) بورنیو ۱۹۵۰ء (۱۱) سیلون ۱۹۵۱ء (۱۲) برما ۱۹۵۲ء - (۱۳) لائبیریا ۱۹۵۶ء (۱۴) ڈچ گی آنا ۱۹۵۶ء
(۱۵) ملایا سنگاپور ۱۹۵۴ء (۱۶) کینیا یوگنڈا ۱۹۵۶ء (۱۷) جرمن ... غانا ۱۹۵۸ء
(۱۸) فجی آئی لینڈ ۱۹۶۰ء (۱۹) گیمبیا ۱۹۶۱ء
(۲۰) آئیوری کوسٹ ۱۹۶۱ء (۲۱) ٹوگولینڈ ۱۹۶۱ء
(۲۲) کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ ۱۹۶۱ء

اگر مراکز کو شمار کیا جائے جہاں سے بیرونی دنیا میں اسلام کے پھیلانے کے لئے نظام موجود ہے تو ان مراکز کی تعداد چار صد چالیس ہے۔

قرآن مجید کے تراجم

(ج) المصلح الموعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیرِ نگرانی قرآن مجید کے چودہ دوسری زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں جن کے نام یہ ہیں:۔

(۱) انگریزی (۲) گورمکھی (۳) جرمن (۴) ڈچ (۵) سواحیلی (۶) ملائی (۷) فینٹی (۸) لوگنڈا (۹) انڈونیشین (۱۰) روسی (۱۱) فرانسیسی (۱۲) اطالوی (۱۳) پرتگالی (۱۴) ہسپانوی

کچھ تراجم چھپ کر شائع ہو چکے ہیں اور کچھ عنقریب طبع ہونے والے ہیں۔

مساجد کی تعمیر

(د) جماعت احمدیہ اپنے واجب الاطاعت اور محبوب ایدہ اللہ بنصرہ کی راہنمائی میں اس وقت تک بیرون ہند و پاکستان دو صد چوراسی مساجد کی تعمیر کرنے کی سعادت حاصل کر چکی ہے۔

انگلستان ۱ - ماریشس ۱ - امریکہ ۳
انڈونیشیا ۴۳ - ملایا ۲ - جرمنی ۲ - غانا ۱۶۲
نائیجیریا ۲۵ - سیرالیون ۳۵ - سیلون ۱ -
بورنیو ۳ - ہالینڈ ۱ - اسرائیل ۱ -
فری ٹاؤن ۱ - مشرقی افریقہ ۱۲ -
میزان = ۲۸۴

بیرونی مدارس اور اخبارات

(ہ) تعلیمی و تربیتی ترقی کے لئے بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی زیرِ نگرانی اکتالیس سکول اور مدارس جاری ہیں جن میں ہزاروں نونہال اسلام کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ پھر اسی طرح مختلف بیرونی ممالک میں تیرہ اخبارات و رسائل مختلف زبانوں میں جاری ہیں جن کے ذریعہ دُور و نزدیک اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے

حضرت محمودؔ کے ایازؔ دنیا کے کناروں تک!

بیرونی ممالک کی تبلیغی مساعی کا اصل اندازہ وہاں جا کر ہی ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسے لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ یہ سارا کام جو دنیا بھر میں اسلام کی اشاعت کے لئے ہو رہا ہے جانتے ہو کون اسے سرانجام دے رہا ہے؟

یہ سب حضرت محمودؔ ایدہ اللہ بنصرہ کے ایازؔ ہیں۔ آپ کے روحانی فرزند ہیں حضرت المصلح الموعود کے شاگرد اور آپ کے ہاتھ کے لگائے ہوئے پودے ہیں۔ یہ وہ نوجوان ہیں جنہوں نے اپنے روحانی آقا کے اشارہ پر اپنی جوانیاں دین کی خاطر قربان کر دی ہیں۔ جنہوں نے اسلام کے پھیلانے کے لئے وطن سے جدا ہونا۔ اپنے ماں باپ اور دوسرے عزیز رشتہ داروں سے علیحدہ ہونا خندہ پیشانی سے قبول کیا ہے اور سالہا سال دور دراز علاقوں میں فاقوں کی زندگی بسر کرنا بخوشی منظور کیا ہے۔ کیا ان حالات کے جاننے والے حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ کی قوتِ قدسیہ کا انکار کر سکتے ہیں؟

ظاہری اور باطنی برکتیں

اب ہم آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس بیان کی طرف توجہ دلاتے ہیں جو حضور نے ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کو الفاظ ذیل میں شائع فرمایا تھا حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس جگہ بفضلہ تعالیٰ و احسانہ و برکت حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

یہ بابرکت روح حضرت مصلح موعود کی روح ہے اور یہ واقعہ ہے کہ اس کی ظاہری اور باطنی برکتیں زمین پر پھیل رہی ہیں تحریر و تقریر سے اللہ تعالیٰ کا نام روشن ہو رہا ہے۔ اس پاک روح نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی لازوال محبت کی آگ دلوں میں بھڑکا دی ہے اور آسمانی نوروں سے اپنے متبعین کو معمور کر دیا ہے۔ کچھ برکتیں تو ایسی ہیں۔ جنہیں اپنے و بیگانے سبھی محسوس کرتے ہیں یہ وہ ظاہری کارنامے ہیں یہ وہ اشاعت کی پُر تاثیر مساعی ہیں جن کے ٹھوس نتائج نکل رہے ہیں اور آئندہ بھی نکلتے رہیں گے۔ اور کچھ ایسی برکتیں ہیں جنہیں روحانی برکات کہتے ہیں یہ دعاؤں اور روحانی توجہات سے قلوب کی اصلاح سے تعلق رکھتی ہیں یہ نورانی شعاعیں بھی پھیل رہی ہیں اور پھیلتی رہیں گی۔ انشاء اللہ قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ وما ذالک علی اللہ العزیز۔

مبارک ہیں وہ جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں اور اسلام کی خدمت کے لئے روحانی فوج میں شامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر بھی برکتیں نازل فرمائے گا۔ کیونکہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے روز یہ وعدہ بھی فرمایا ہے کہ:۔

"میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا۔"

اے خدا! تو ہم سب کو اپنے مخلصین میں شامل فرما۔ آمین یا رب العالمین۔

همیشه
طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کی نئی
اور
آرام دہ بسوں میں سفر کریں

ھمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ قیمت مکمل کورس ۱۹ روپے

"وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

براعظم افریقہ کے اکیس کروڑ اسیروں کی رہائی

(از مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ حال انچارج احمدیہ مشن گیمبیا افریقہ)

ناظرین الفضل اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ ہمارے سید و مولیٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں مسلمان باوجود بہت بڑی تعداد میں ہونے کے مغلوب ہو جائیں گے اور عیسائی ان پر غالب آجائیں گے۔ صحابہ کرام نے یہ بات سن کر دریافت فرمایا کہ حضور مسلمان باوجود کثیر التعداد ہونے کے مغلوب ہو جائیں گے؟ حضورؐ نے فرمایا۔ ہاں۔ لیکن یہ کثرت ایسی ہی ہوگی۔ جیسے سیلاب کے سامنے خس و خاشاک! ۔ پھر فرمایا۔ کہ جب اہل صلیب کا غلبہ ہو جائے گا۔ تو مسیح موعود آکر صلیب کو توڑ دے گا۔ اور اسلام کو دوبارہ زندگی مل جائے گی اور مغلوب ہو جانے کے بعد غالب آجائے گا۔ اور مسلمان اس کے ذریعہ نجات پائیں گے۔

قرآن شریف میں ان امور کا ذکر حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ۔ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا کے الفاظ میں کیا گیا ہے۔

جو اصحاب تاریخ اسلام سے واقفیت رکھتے ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ سولہویں صدی عیسوی تک اسلام اپنے کمال عروج اور شان و شوکت کو پہنچ گیا تھا [illegible] کو تھا اس کی حدود ایک طرف چین تک اور دوسری طرف جرمنی اور فرانس سے ٹکرا رہی تھیں اور مغرب میں موجودہ غانا تک اور شمال میں مراکش اور جنوب میں جزائر انڈونیشیا تک صدائے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پانچ وقت بلند مقامات سے گونج رہی تھی اور ساری زمین "أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا" کا مصداق بنی ہوئی تھی۔ اور نور خدا اپنے رنگ میں چمک رہا تھا کہ یورپ و ایشیا و افریقہ سب ہی منور تھے۔ اور اسلام کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ یہ اہل مشرق کا مذہب ہے یا اہل مغرب کا اور لا شرقیۃ ولا غربیۃ کی عملی طور پر تصدیق ہو رہی تھی۔

لیکن اس کے بعد رفتہ رفتہ کچھ ایسا تغیر مسلمانوں پر آنا شروع ہوا۔ کہ انیسویں صدی عیسوی کے آخر تک سب اسلامی ممالک یکے بعد دیگرے مغلوب ہو گئے اور یورپ کی عیسائی حکومتیں ان کی بے خبری میں ہی ان پر مسلط ہو گئیں۔ دنیا میں ہندوستان ہی ایک ایسا ملک تھا جس میں مسلمانوں کا سواد اعظم (یعنی دس کروڑ مسلمان) بستا تھا۔ مگر یہ ملک بھی عیسائیوں کے ہاتھ میں پڑ گیا۔ پھر دوسرے کسی ملک کی کیا مجال تھی کہ وہ اس سیلاب کا مقابلہ کر سکے۔ انڈونیشیا جس میں پانچ کروڑ مسلمان تھے۔ اس پر بھی اہل صلیب کا قبضہ ہو گیا۔

انہی ممالک میں سے ایک براعظم افریقہ بھی تھا۔ جس کے شمال، مشرق اور مغرب میں مسلمانوں کی حکومتیں تھیں۔ مگر یہ براعظم بھی سولہویں صدی سے انیسویں صدی کے آخر تک اسیر اہل مغرب ہو گیا۔ کسی جگہ بیلجیم نے قبضہ کر لیا۔ کسی جگہ فرانس، کسی جگہ ڈچ [illegible]، کسی جگہ پرتگیز، کسی جگہ جرمن، کسی جگہ اٹلی اور کسی جگہ انگریز اور براعظم افریقہ مختلف علاقوں میں تقسیم ہو کر پارہ پارہ ہو گیا اور تلاش کرنے پر بھی کوئی ایسا ملک نظر نہ آئے گا (سوائے حبشہ کے) جس پر غیر ملکیوں نے قبضہ نہ کر لیا ہو اور یہ سب ممالک یکے بعد دیگرے اسیر فرنگ ہو گئے اور براعظم افریقہ پچاس ملکوں میں تقسیم ہو گیا۔ اس کا سونا، ہیرا، پیتل، نیلم یورپ کو جانے لگے۔ اور اس کے لاکھوں باشندے غلام ہو کر امریکہ و یورپ و مشرق بعید میں یورپین اقوام کی کھیتی باڑی کرنے کے لئے بکنے لگے۔ اور وہ اپنی قسمت پر رونے لگے۔

اس وقت جبکہ عالم اسلامی مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک اسیر ہو گیا اور براعظم افریقہ بھی کلی طور پر اسیر یورپین اقوام ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود بنا کر مبعوث فرمایا۔ اور آپ کو مسیح موعودؑ بنایا۔ تا صلیب کو پاش پاش کر دیا جائے اور اسلام کو دوبارہ غلبہ عطا کیا جائے۔

یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا ایک بہت بڑا دعویٰ تھا۔ اور دنیا کو شیطانی شکنجے سے آزاد کرنا ایک بہت بڑا کام تھا۔ جس کا بظاہر نظر پورا ہونا ناممکن تھا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک چلہ بمقام ہوشیارپور فرمایا۔ اس چلہ میں آپ کو بہت سی بشارتیں اور تجلیات کا وعدہ دیا گیا۔ ان بشارتوں میں سے ایک عظیم الشان بشارت یہ بھی تھی کہ تجھے ایک بیٹا عطا کیا جائے گا جس کے ذریعہ بہت سے کام ہوں گے ان میں سے ایک یہ بھی کام یا بشارت تھی کہ "وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا"

آخر جنوری ۱۸۸۹ء میں وہ بیٹا پیدا ہوا۔ اور اس کا نام حسب وحی الٰہی

بشیر الدین محمود احمد

رکھا گیا۔

زمانہ آہستہ آہستہ گزرتا گیا۔ یہاں تک کہ ۱۹۱۴ء آ گیا۔ جبکہ موعود باپ کا موعود بیٹا مسند خلافت پر متمکن ہوا۔ اس خلافت کے شروع ہوتے ہی اہل صلیب میں پھوٹ پڑ گئی اور وہ ایک دوسرے سے نبرد آزما ہو گئے۔ زمین آسمان اور سمندروں میں جنگ ہوئی اور اتنی بڑی اور زبردست جنگ ہوئی کہ ساری دنیا نے یک زبان ہو کر Great world war یعنی ساری دنیا کی بہت بڑی جنگ اس کا نام رکھ دیا۔ اور اسی جنگ نے اسیروں کی رہائی کے سامان پیدا ہونے کی بنیاد رکھ دی۔ عالم کباب ہوا۔ خون کی ندیاں چلیں۔ تجلیات الٰہیہ کی جھلک نظر آنے لگی۔ اہل بصیرت نے شروع ہی سے سمجھ لیا تھا کہ محمود ہی پسر موعود اور موعود مصلح ہے جو مفسد یعنی دجال کے مفاسد کا علاج کرے گا۔ مگر کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو ہنوز تسلی یافتہ نہ تھے۔ وہ کہتے تھے کہ دعوے مصلح موعود ہونے کا کریں۔ تو تب مانیں گے۔ تم قیاس کرتے ہو اور ہم مدعی کا اپنا دعویٰ اور یقین جانتے ہیں جب تک دعویٰ کا خود دعویٰ نہ ہو۔ مدعی سست گواہ چست والی بات ہے۔

آخر تیس سال گزرنے کے بعد ۱۹۴۴ء آ گیا۔ اس سال خود حضرت خلیفۃ المسیح ثانی مسیح موعود مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے دعویٰ کر دیا کہ مجھے میرے خدا نے اطلاع دی ہے کہ تو ہی مصلح موعود ہے اور میں ہی وہ پسر موعود ہوں جس کا وعدہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں دیا گیا تھا۔

آپ کے اس دعویٰ کے بعد جہاں اور بہت سے تغیرات دنیا میں ہوئے وہاں آپ بہت بڑی شان کے ساتھ اسیروں کی رستگاری کا موجب بھی ہوئے۔

ظاہر ہے کہ اسیر اس شخص کو عربی زبان میں کہا جاتا ہے جو جنگ میں مغلوب ہو کر فاتح دشمن کے ہاتھ میں پڑ گیا ہو اور اس کے دشمن کو اختیار ہو کہ وہ اس سے جیسا سلوک چاہے کرے۔ جہاں اور جیسے چاہے رکھے۔ جو کام اس سے چاہے لے۔

اور وہ شخص جو اپنے کسی قومی یا اخلاقی جرم کی پاداش میں قید خانہ میں ڈالا جائے اسے سجین یا مسجون کہتے ہیں اسیر اس کو نہیں کہا جاتا۔

آپ کے دعویٰ مصلح موعود کے بعد دنیا کے بہت سے اسیر انڈونیشیا سے لے کر ملک شام تک آزاد ہو گئے ہیں۔ اور سب سے پہلا ملک جس نے غلامی کی زنجیروں سے آزادی پائی وہ آپ کا ملک ہندوستان ہی ہے اور جس قدر دنیا میں دوسرے ممالک غلامی کی زنجیروں سے رہا ہوئے ہیں وہ ہندوستان کے بعد ہی ہوئے ہیں۔ لیکن مجھے اس وقت ان اسیروں کی رہائی کا ذکر کرنا مقصود نہیں جو کروڑوں کی تعداد میں ایشیا اور جزائر میں رہتے ہیں۔ مجھے صرف براعظم افریقہ پر نظر ڈالنی ہے۔ کیونکہ براعظم افریقہ ہی وہ پہلا براعظم ہے جس کی روحانی نجات کے لئے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے دیگر سب براعظموں سے پہلے توجہ فرمائی تھی۔ اور اس وقت تک بفضلہ تعالیٰ مسلسل آپ کی توجہ اس براعظم کی طرف لگی ہوئی ہے۔ گو ساری دنیا دجال کے دھوکہ میں آ چکی ہے اور سمجھتی تھی کہ براعظم افریقہ ایک سیاہ براعظم (Dark Continent) ہے۔ مگر آپ نے اس سیاہ کو اسلام کی سنہری شعاعوں سے منور کرنے کا ارادہ اور عزم کیا ہوا ہے۔ اور اس مقصد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بڑی کامیابی ہوئی ہے جس کا دشمن اسلام بھی کبھی کبھی بادل نخواستہ اعتراف و اظہار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے متعلق پہلی بشارت میں یہ خبر دی

تھی کہ "وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا" - "قومیں اس سے برکت پائیں گی"

آپ کے دعویٰ مصلح موعود ہونے کے وقت براعظم افریقہ ۵۰ ملکوں میں تقسیم ہو کر یورپین اقوام (دول صلیب) کے ہاتھ میں تھا۔ یہ افریقہ کے کالے باشندے ایروں سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتے تھے اور کسی کالے (افریقن) کی مجال نہ تھی کہ وہ "سفید آدمی" کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ سکے۔ بلکہ کالے تو سفید آدمی کو دور سے ہی دیکھ کر جنگلوں کی طرف بھاگ جاتے تھے تا کہیں ان کو بھی غلام بنا کر کسی دور ملک میں نہ بھیج دیا جائے - مگر اس وقت (۱۹۶۲ء میں) اگر آپ براعظم افریقہ کا نقشہ ملاحظہ کریں تو آپ کو اس کا ۳/۴ حصہ سے زیادہ حصہ آزاد نظر آئے گا۔ اور اس کے پچاس ملکوں میں سے اس وقت تک ۳۲ ملک آزاد پائیں گے یا بہ لفظ دیگر بیس کروڑ ۱۸ لاکھ آٹھ ہزار اسیر رہا ہو چکے ہیں اور یہ خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان ہے جو اسیروں کے رستگار محمود کے عہد میں ظاہر ہوا۔ فسبحان اللہ احسن الخالقین اور وہ دن بھی اب انشاء اللہ بہت ہی قریب ہیں۔ جب براعظم افریقہ کے باقی ماندہ علاقے بھی رہا ہو جائیں گے - اور گذشتہ تین صدیوں میں اسیر ہو کر اور جانوروں کا سا سلوک اپنے فاتحین سے دیکھ کر آزادی کا سانس لے کر اس شخص کے لئے دعائیں کریں گے جس کی روحانی توجہ ان کی رستگاری کا موجب ہوئی۔ اور خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گائیں گے۔

اب ان ممالک کے نام لکھ دیتا ہوں۔ جو اب تک آزاد ہو چکے ہیں:- سینیگال۔ گنی۔ سیرالیون۔ لائبیریا۔ آئیوری کوسٹ۔ گھانا۔ ٹوگولینڈ۔ ڈاہومی۔ نائیجیریا۔ مالی۔ اپر وولٹا۔ نائیجر۔ موریطانیا۔ مراکش۔ ٹونس۔ لیبیا۔ مصر۔ سوڈان۔ چاڈ۔ کیمرون۔ وسطی افریقہ۔ ایتھوپیا (یہ بھی اٹلی سے آزاد ہوا) صومالی لینڈ۔ صومالیہ۔ کانگو۔ گابان۔ جمہوریہ کانگو۔ ملاگیسی۔ ٹانگانیکا۔

الغرض صرف براعظم افریقہ میں ہی حضرت مصلح موعود اطال اللہ بقاءہ [illegible] کے عہد سعادت مہد میں اکیس کروڑ اسیروں کا ایک نہایت ہی قلیل مدت میں آزاد ہو جانا اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل کا ایک بہت بڑا نشان ہے بشرطیکہ دیکھنے کے لئے آنکھیں ہوں اور سننے کے لئے کان اور سوچنے کے لئے دل اور حق کا اقرار کرنے کے لئے زبان۔ واللہ یہدی لنورہ من یشاء۔

اونچا جہاں میں تیرا لوا ہو خدا کرے

عمر دراز تجھ کو عطا ہو خدا کرے
ہر دکھ سے ہر مرض سے شفا ہو خدا کرے

ہو تیرے دل کی روشنی ہر سمت منتشر
دنیا میں عام نور وضیا ہو خدا کرے

گونجیں فضائے دہر میں نغمات زندگی
تیری رضا خدا کی رضا ہو خدا کرے

فرعونیت کا نام مٹا دے جہاں سے تو
تجھ کو عصائے موسیٰ عطا ہو خدا کرے

ہو سربلند نام تیرا کائنات میں
اونچا جہاں میں تیرا لوا ہو خدا کرے

گم کردہ راہ پائیں ہدایت تیرے طفیل
تو میر کاروان ہدیٰ ہو خدا کرے

باطل کا شور دم سے ترے ناپدید ہو
غالب جہاں میں حق کی صدا ہو خدا کرے

گم کذب و افترا کی ہو ظلمت جہان سے
ضوبار مہر صدق وصفا ہو خدا کرے

دن دگنی رات چوگنی عزت نصیب ہو
شوکت تیری فزوں ہو سوا ہو خدا کرے

تیرے لئے ہے وقف ہماری ہر اک دعا
پوری ہر اک ہماری دعا ہو خدا کرے

دین ہدیٰ کی ہر سو اشاعت کے واسطے
دنیا کی سازگار فضا ہو خدا کرے

پیدا نئی زمیں ہو نیا آسمان ہو
اور منقلب یہ ارض وسما ہو خدا کرے

تسنیم کا ہو اسے ترے فیض سے بھلا
دونوں جہاں میں تیرا بھلا ہو خدا کرے

مہر اللہ بخش نسیم

روحانی خزائن کا تحفہ

قرآن مجید - کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام وملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام - تفسیر کبیر وتفسیر صغیر وکتب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہمارے یہاں سے دستیاب فرمائیں - آرڈر ملنے پر کتب بذریعہ وی پی بھجوا دی جاتی ہیں -

المشتہر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

ہر انسان کے لئے ضروری پیغام

زبان اردو و انگریزی
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

مفت

ہومیوپیتھی سیکھ کر ملک اور قوم کی خدمت کریں - جوابی کارڈ آنا ضروری ہے -

ادارہ ہومیوپیتھی دھوریہ (کھاریاں) گجرات

کلیم یونٹ کلیم

کی خرید و فروخت کیلئے

بشیر پراپرٹی ڈیلرز سیالکوٹ شہر

کی خدمات حاصل کریں!

قادیان دارالامان کے سکنی پلاٹ کا بہترین معاوضہ دلایا جا سکتا ہے تفصیل فیصلہ مصدقہ اور معاوضہ بک فوراً روانہ کریں۔

دوائی فضل الٰہی جس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ نرینہ اولاد پیدا ہوتی ہے۔ مکمل کورس ۱۲ روپے - دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

مقامِ محمود ایدہ اللہ

★ اختر صاحب گوبند پوری لاہور

اے صاحبِ بصیرت و وجدان آگہی
عقل و شعور و فہم و خرد کی شگفتگی

تیری نظر نگاہِ دو عالم شناس ہے
تیری بصیرتوں کا جہاں بے قیاس ہے

اسلام کے چمن کی محافظ تیری نظر
تجھ سے اس آسماں کا ستارہ ہے اوج پر

تیرا وجود دینِ محمد کی آبرو
اسلام تیرے دم سے ہے موضوعِ گفتگو

اس دورِ مادیت میں ہے اسلام کو فروغ
سب کچھ ہے تجھ سے اسمیں نہیں کوئی بھی دروغ

تو راستی نواز حقائق طراز ہے
بے شک تری غلامی پہ اختر کو ناز ہے

ہر دم سلامتی تری درکار ہے ہمیں
ہر گام پہ ضرورتِ انوار ہے ہمیں

صحت تجھے عطا ہو، دعا مانگتے ہیں ہم
تیرے لئے خدا کی رضا مانگتے ہیں ہم

اسلام خود بھی تیرا محافظ بنا رہے
ہر ایک لب پہ تیرے لئے یہ دعا رہے

زندہ رہے تو خدمتِ اسلام کیلئے
تجھ کو چنا خدا نے اسی کام کیلئے

پیشگوئی پسرِ موعود
اور
پنڈت لیکھرام

از مکرم چوہدری غلام حسین صاحب اوورسیر ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے جب ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو پسر موعود کی پیش گوئی کا اشتہار شائع ہوا تو دشمنانِ اسلام نے اس کا مذاق اڑایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں بیٹا پیدا ہونا وہ ناممکن سمجھتے تھے۔ چنانچہ اسلام کے دشمن پنڈت لیکھرام صاحب نے پیشگوئی پر نکتہ چینی کرتے ہوئے عمر کے متعلق لکھا کہ

"اب یہ پچاس سالہ ہے۔ سلطان احمد اور فضل احمد اس کے دو فرزند حیات ہیں۔ ایک ستائیس اور دوسرا پچیس سالہ ہے ... جب پچاس سال تک نسل نہ پھیلی تو اب اولاد پھیلنے کی کیا امید ہے۔"

نو سال کی مدت پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"اگر وہ لڑکا آسمانوں سے خدا کا مرسلہ آتا ہے تو اس کی قدرتِ کاملہ کے آگے نو ماہ کے اندر یا اسی حمل سے پیدا کرنا محال نہ تھا۔ یہ ساری چالاکی ہے .... سوچا ہوگا کہ اس مدتِ بعیدہ میں خفیہ خفیہ کوئی فریب بنا کر لڑکا پیدا کریں گے"۔

پھر دعوے سے لکھتا ہے:-

ابد تک آپ کے کوئی لڑکا پیدا نہ ہوگا۔ خجالت اٹھاؤ گے

"لڑکا کجا تین سال کے اندر اندر آپ کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور آپ کی ذریت سے کوئی باقی نہ رہے گا۔"

(تکذیب براہین احمدیہ جلد دوم ص۳۰۰ و کلیات آریہ مسافر حصہ سوم)

مگر اللہ تعالیٰ نے دشمنان اسلام کی یہ ساری تسلیاں جھوٹی ثابت کیں اور اپنے فضل و کرم سے اور جس شان سے اپنے پیارے مسیح کی پیشگوئی کو روشن کیا وہ کسی دلیل کا محتاج نہیں۔ کاش لوگ اس نشان سے فائدہ اٹھائیں اور اس آسمانی نور سے فیض یاب ہوں۔

معدہ اور پیٹ کی تمام بیماریوں کیلئے مفید دوا

تریاق معدہ

پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ، بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار، ہیضہ، اسہال، متلی اور قے، ریاح خارج نہ ہونا، بار بار اجابت کی حاجت اور قبض کے لئے مفید زود اثر اور کامیاب دوا ہے ★ کھانا ہضم کرتا ★ بھوک بڑھاتا اور جسم میں طاقت اور توانائی پیدا کر کے طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے ★ ایک شیشی ہمیشہ اپنے پاس رکھئے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ چھوٹی شیشی ایک روپیہ خرچ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ ضلع جھنگ

کاجل چشم نور

آنکھوں کی امراض کے لئے طبی اصولوں پر نہایت احتیاط سے تیار شدہ "کاجل"

آنکھوں کی ★ صحت ★ تندرستی

اور خوبصورتی کے لئے ہمیشہ استعمال کیجئے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۵۰ پیسے علاوہ خرچ ڈاک

کیا آپ عینک اتارنا چاہتے ہیں؟

سرمہ چشم نور

آنکھوں کی جملہ امراض کو دور کر کے نظر کو تیز کرتا ہے اور عینک کا محتاج نہیں رہنے دیتا۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچیس پیسے علاوہ خرچ ڈاک

★

المنار دواخانہ گولبازار۔ ربوہ

سائیکل ٹرائیسکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط خوبصورت اور ارزاں

ملنے کا پتہ: محبوب عالم اینڈ سنز راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور

تفسیر القرآن انگریزی

جلد دوم حصّہ دوم (از پارہ ۱۶ تا ۲۵)
قیمت فی جلد ۲۲ روپے

حمائل شریف انگریزی (عربی متن معہ ترجمہ)
قیمت دس روپیہ فی جلد

اسلامی اصول کی فلاسفی (انگریزی ترجمہ) قیمت چھ روپیہ فی جلد
دعوۃ الامیر (انگریزی ترجمہ) قیمت چھ روپیہ فی جلد

ملنے کا پتہ: دی اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ گولبازار ربوہ

ALWAYS REMEMBER
FOR BEST QUALITY

Spectacles

نظر اور دھوپ کی عینکیں!
ہمارے ہاں سے خریدئیے

BASHIR GENERAL STORE, RABWAH

بشیر جنرل سٹور گولبازار ربوہ

جانوروں کے میک اپھارہ کا موسم شروع ہو چکا ہے

اکسیر اپھارہ (اکسیر پیٹا) کے ایک پیکٹ سے بفضلہ تعالےٰ یہ اپھارہ پندرہ منٹ میں غائب ہو جاتا ہے۔ ہر دیہاتی علاقہ میں اس دوا کا ہونا نہایت ضروری ہے۔
ایجنٹ حضرات جلد از جلد "اکسیر اپھارہ" حاصل کر لیں
قیمت فی پیکٹ ۵۰ پیسے فی درجن فقط چھ روپے دو درجن یا اس سے زیادہ پر خرچ ڈاک و پیکنگ بذمہ کمپنی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی (شعبہ حیوانات) ربوہ

فون نمبر ۲۷۸۸
احمدیوں کی کپڑے کی مشہور دکان

مجاھد کلاتھ ہاؤس

★ چوک بازار ملتان شہر ★

ایک زبان — ایک نعرہ

ہر قسم کا بہترین کپڑا مثلاً اونی۔ ریشمی آرٹ سلک، سوتی ساڑھیاں دوپٹے، بیٹ، لیڈی ہملٹن سیٹ واجبی نرخوں پر ہم سے خرید کر فائدہ اٹھائیں

پروپرائٹر۔ چوہدری عبدالرزاق اینڈ سنز جالندھری

اچھی غذا بڑی نعمت ہے

اچھی غذا کیلئے

روز وناسپتی

وٹامن اے۔ ڈی سے بھرپور

۲ پونڈ۔ ۵ پونڈ۔ ۱۰ پونڈ اور ۳۵ پونڈ کے ڈبوں میں

شیخ فضل الرحمٰن اینڈ سنز لمیٹڈ۔ انڈسٹریل ایریا ممتاز آباد ملتان

اسلام میں ایک ہی فرقہ جنتی ہے

اس کی تفصیل کیلئے دیکھو
اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟
—★ چوبیسواں ایڈیشن ★—
کارڈ آنے پر۔ مفت
عبداللہ الٰہ دین سکندر آباد۔ دکن

الفضل میں اشتہار دینا
کلیدِ کامیابی ہے

چینی اور شیشے کے برتن خریدنے کیلئے

ہماری دکان پر تشریف لائیں
ملک جی برادرز۔ گولبازار ربوہ

72

دوکان
ٹیلیفون نمبر ۲۳۰

رہائش بنگلہ
ٹیلیفون نمبر ۲۵۱۰

احمدیوں کی کپڑے کی مشہور دوکان

ملتان کلاتھ ہاؤس

چوک بازار ملتان شہر

اگر آپ کو بہترین قسم کے ملبوسات خریدنے ہوں تو آپ اپنی دوکان پر تشریف لائیں۔ یہاں آپ کو ریشمی، گرم اور سوتی کپڑوں کے علاوہ سلمہ ستارہ کے سوٹ، زری کمخواب اور اعلیٰ قسم کی ساڑھیاں، شالیں ہمہ قسم کی ہر وقت دستیاب ہو سکتی ہیں۔

میسرز ملتان کلاتھ ہاؤس رجسٹرڈ چوک بازار ملتان شہر

مالکان: چوہدری عبد الرحمن عبد الرحیم احمد

لائل پور

دن رات دکان کھلی رکھنے، مریضوں کو آرام اور احتیاط کے ساتھ بذریعہ ایمبولنس کار مناسب کرایہ پر ایک جگہ سے دوسری جگہ یا لائلپور سے باہر کسی بھی مقام پر پہنچانے کا انتظام نیز رات کو ضرورت پڑنے پر تجربہ کار ڈاکٹر اور نرس کا مناسب انتظام، ادویات مناسب قیمت پر فروخت کرنے کا فخر صرف

شاہ میڈیکو ۳۲ کچہری بازار لائلپور (فون نمبر ۲۳۰۷)

کو حاصل ہے

سرزمین قادیان کا اولین دواخانہ

جسے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

سنہ ۱۹۱۱ء سے آپکی جملہ طبی ضروریات بہ احسن پوری کر رہا ہے

پیچیدہ سے پیچیدہ زنانہ اندرونی امراض کا بھی علاج کیا جاتا ہے

زنانہ معائنہ کا معقول انتظام ہے

قدیمی — اولین — شہرہ آفاق

حب الطہراء رجسٹرڈ

فی تولہ ایک روپیہ آٹھ آنے + مکمل کورس ۱۱ تولہ ۱۲ روپے ۱۳ آنے

ہمارا اصول؟

★ صاف ستھرے اجزاء
★ دیانتدارانہ دواسازی
★ عمدہ پیکنگ ★ غریبانہ قیمت
★ مخلصانہ مشورہ

اور اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپکی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں

مقوی دماغ گولیاں

دماغی کام کرنیوالوں کی بہترین معاون۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ

زدجام عشق
طاقت کی لاثانی دوا
قیمت ۶۰ گولی ۱۴ روپے

زرینہ اولاد گولیاں
سو فیصدی مجرب دوا
قیمت فی کورس ۱۰ روپے

تریاق خاص
نوجوانوں کی صحت کی نگہبان
۳ روپے

عرق نظامی
تلی بخش، خرابی جگر اور دیگر کا علاج
قیمت سولہ دن کی خوراک ۴ روپے

مقوی دانت منجن
دانتوں کی عمر و صحت کیلئے
قیمت فی شیشی ۱ روپیہ

دوائی خاص
زنانہ امراض کا واحد علاج
قیمت فی شیشی ۳ روپے

مفید النساء
...ں کی جملہ بیماریوں کی دوا
...ک ایک ماہ ۴ روپے

...سان
سوکھے کی مجرب دوا
قیمت فی شیشی دو روپے

شہزین
خرابی جگر کمزوری جسم دور اطہر اکسیر
قیمت ۲ ماہ خوراک ۲ روپے

تسہیل ولادت
پیدائش کی تکلیف کو آسان کرتی
قیمت ۳ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

الفردوس کلاتھ مرچنٹ

انار کلی لاہور

سے

ہر قسم کا سوتی، ریشمی اور اونی کپڑا خریدیں

پہلے سے بھی زیادہ آپ کے تعاون کی ضرورت

الفردوس کلاتھ مرچنٹ انار کلی لاہور

کف ایکس

کھانسی نزلہ و زکام کی بہترین دوا!

ایف عمر فارمیسوٹیکلز - پاکستان!

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی تیار شدہ شاہین

پائیداری اور چمک اور نفاست کیلئے

بوٹ پالش اپنے شہر کے جنرل مرچنٹ سے طلب کریں!

سن شائن گرائپ واٹر

بچوں کی صحت اور تندرستی کا ضامن

ایف عمر فارمیسوٹیکلز - پاکستان

ڈاکٹر کی ضرورت ہر وقت پڑ سکتی ہے

مگر ہر وقت ڈاکٹر مل نہیں سکتا اس لئے کیوں نہ آپ اپنے گھر آج ہی "کیوریٹو" خرید کر رکھ لیں۔

(۱) یک دم پیدا ہونے والی تمام چھوٹی بڑی امراض کا فوری اور مفید و اثر علاج۔

(۲) کھانسی، زکام، بخار، انفلوئنزا، نمونیہ، ہرنیئ اور شدید مرض، اور ہر قسم کا درد وغیرہ کو فوراً ختم کرتی ہے۔

(۳) اور بے ضرر ہونے کے علاوہ میٹھی اور خوش ذائقہ بھی ہے۔

اس عظیم دوا، اور دیگر خاص خاص ادویات مثلاً "بے بی ٹانک" "سپیشل ٹانک" "جنرل ٹانک" وغیرہ کی تفصیلات کے لئے رسالہ مفت طلب کریں۔

قیمت فی ڈرام ۵۰ پیسے فی اونس (۸ ڈرام) ۳ روپے ۲۵ پیسے ایک درجن شیشی پر ۲۵٪ کمیشن

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ ضلع جھنگ

نور کاجل

آنکھوں کی صحت و خوبصورتی کیلئے دنیا بھر میں بے نظیر۔ بچوں عورتوں مردوں سب کے لئے مفید ترین سُرمہ۔

سوا روپیہ

نور آملہ

سر اور بالوں کے لئے مقوی سفوف جس سے سر دھونے سے بال گرنے بند ہو جاتے ہیں۔ بال لمبے اور نرم ہوتے ہیں۔ سکری بالکل مفقود ہو جاتی ہے

ڈیڑھ روپیہ

نور ابٹنہ

حسن کا نکھار اور دلہن کا سنگھار چہرہ کے کیل، چھائیوں، بدنما داغوں، مہاسوں اور مہین بال دور کرنے کے لئے مفید ہے۔

ڈیڑھ روپیہ

تیار کردہ

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

رشید اینڈ برادر ٹرنک بازار سیالکوٹ کے

مٹی کے تیل سے جلنے والے چولہے

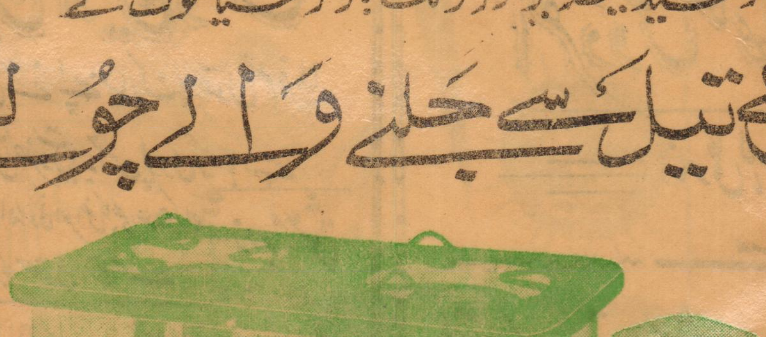

شکل و شباہت، مضبوطی، تیل کی بچت اور افراطِ حرارت کے تمام دنیا میں بے مثال ہیں۔

اپنے شہر کے ہر جنرل مرچنٹ سے طلب کریں

رشید اینڈ برادر ٹرنک بازار سیالکوٹ

ملحوظ الخ...

الفضل میں ...

کلیدِ کامیا...